4 مالیاتی پالیسی اور سرکاری قرضہ

4.1 عمومی جائزہ

مالی سال 18ء کی پہلی دو سہ ماہیوں میں محاصل کی وصولی کی متاثر کن نمو مالی سال 18ء کی تیسری سہ ماہی میں برقرار نہ رہ سکی۔ پھر بھی جولائی تا مارچ مالی سال 18ء میں یہ نمو گذشتہ برس کے اسی عرصے کے مقابلے میں خاصی زیادہ رہی۔ دوسری جانب پہلی دو سہ ماہیوں میں اخراجات میں جو اضافہ دیکھا گیا تھا، مالی سال 18ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران اس میں تیزی سے اضافہ ہوا (**شکل 4.1**)۔

شکل 4.1: محاصل، اخراجات اور مالیاتی خسارے کے سہ ماہی رجحانات

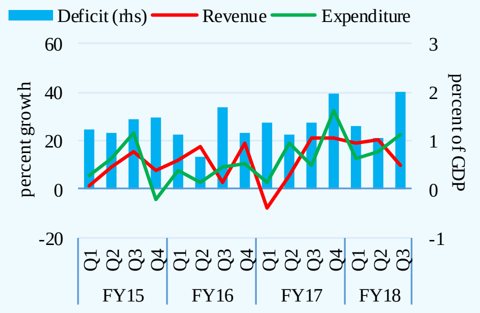

Data source: Ministry of Finance

مجموعی طور پر اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جولائی تا مارچ مالی سال 18ء میں مالیاتی خسارہ جی ڈی پی کے 4.3 فیصد تک بڑھا، حالانکہ پورے سال کا ہدف 4.1 فیصد تھا جبکہ گذشتہ برس کے اسی عرصے میں خسارے کی شرح 3.9 فیصد رہی تھی۔ مجموعی مالیاتی توازن کی طرح بنیادی توازن بھی برقرار نہ رہ سکا، یہ امر اس بات کا غماز ہے کہ گذشتہ برس کے مقابلے میں غیر سودی اخراجات میں تیز تر اضافہ ہوا۔ اس سے قطع نظر محاصل کے توازن میں بہتری سے ظاہر ہوتا ہے کہ محاصل کی نمو اب بھی جاری اخراجات میں اضافے سے زیادہ ہے (**شکل 4.2**)۔

شکل 4.2: جولائی تا مارچ مالیاتی توازن کے اظہاریے

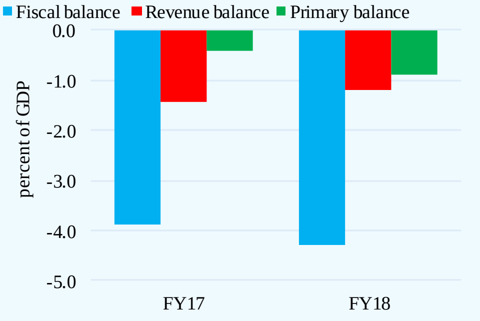

Data source: Ministry of Finance, SBP calculations

لہٰذا، وفاقی اور صوبائی سطح پر ترقیاتی اخراجات کی وجہ سے اخراجات میں نمو کی رفتار زیادہ رہی۔ بالخصوص صوبائی حکومتوں نے اسمبلیوں کی مدت ختم ہونے سے قبل جاری ترقیاتی منصوبوں کو جلد پایہ تکمیل تک پہنچانے کی غرض سے ترقیاتی اخراجات کی رفتار کو بہت زیادہ بڑھا دیا تھا۔ اگرچہ وفاقی سطح پر ترقیاتی اخراجات کی نمو گذشتہ برس کے مقابلے میں تھوڑی سی

کم رہی مگر پھر بھی اس کی شرح بلند یعنی 24 فیصد سے زائد رہی (**جدول 4.1**)۔

جدول 4.1: مالیاتی سرگرمیوں کا خلاصہ (جولائی تا مارچ)

ارب روپے

		حقیقی (جولائی تا مارچ)		جی ڈی پی کا فیصد		مالی سال 18ء		
	بجٹ مالی سال 18ء	مالی سال 17ء	مالی سال 18ء	مالی سال 17ء	مالی سال 18ء	پہلی سہ ماہی	دوسری سہ ماہی	تیسری سہ ماہی
الف۔ کُل محاصل	6,167.2	3,145.5	3,650.0	9.8	10.6	1,025.1	1,359.6	1,265.3
ٹیکس محاصل	4,912.5	2,694.3	3,076.2	8.4	8.9	911.0	1,115.9	1,049.3
غیر ٹیکس محاصل	1,254.7	451.2	573.8	1.4	1.7	114.0	243.8	216.0
ب۔ کُل اخراجات	7,646.8	4,383.6	5,130.9	13.7	14.9	1,465.9	1,715.1	1,949.9
جاری کھاتہ	5,393.9	3,605.1	4,075.4	11.3	11.8	1,241.0	1,304.2	1,530.2
سودی ادائیگیاں	*1,363.0*	*1,094.5*	*1,172.8*	3.4	3.4	*445.4*	*306.1*	*421.4*
دفاع	920.2	*535.7*	*623.8*	1.7	1.8	*181.9*	*211.5*	*230.5*
ترقیاتی	2,265.2	803.9	1,042.5	2.5	3.0	220.5	392.5	650.0
خالص قرض گاری	-12.3	-34.2	9.2	-0.1	0.0	0.9	1.3	7.9
ج۔ شماریاتی تفاوت	0.0	8.8	3.8	0.0	0.0	4.0	15.9	-16.1
			–					
مالیاتی بقایاجات (الف، ب، ج)	-1,479.6	-1,238.1	1,480.9	-3.9	-4.3	-440.8	-355.5	-684.6
محاصل کا توازن	773.3	-459.6	-425.5	-1.4	-1.2	-215.9	55.4	-264.9
بنیادی توازن	-116.6	-143.6	-308.1	-0.4	-0.9	4.5	-49.4	-263.2
<u>مالکاری</u>	1,479.5	1,238.0	1,480.9	3.9	4.3	440.8	355.5	684.6
بیرونی ذرائع	511.4	220.2	524.3	0.7	1.5	16.0	368.1	140.2
ملکی ذرائع	968.1	1,017.9	956.6	3.2	2.8	425.0	-12.8	544.4
بینک	390.1	694.7	813.5	2.2	2.4	408.0	-76.2	481.8
غیر بینک	528.0	323.2	143.1	1.0	0.4	17.0	63.4	62.7
نجی	50.0	–	–	–	–	–	–	–
<u>فیصد نمو</u>								
کُل محاصل		6.2	16.0			18.9	20.5	9.6
ٹیکس محاصل		8.6	14.2			21.4	12.7	10.1
نان ٹیکس محاصل		-6.2	27.2			2.2	76.8	7.1
کُل اخراجات		10.4	17.0			12.8	15.1	22.3
جاری کھاتہ		5.8	13.0			15.9	11.4	12.2
ترقیاتی		14.9	29.7			15.4	28.4	39.8

اعداد و شمار کا ماخذ: وزارت خزانہ

دریں اثنا جاری اخراجات کی نمو میں بھی تیزی سے اضافہ ہوا، جس کا مطلق اعتبار سے نمو میں بڑا حصہ ہے۔ ایک مرتبہ پھر بڑا اضافہ صوبائی اخراجات کی بنا پر ہوا۔ وفاقی سطح پر جاری اخراجات میں اضافہ بڑی حد تک قرضوں کی واپسی، دفاع، عوام الناس کی خدمات[1]، معاشی امور[2] اور عوام کے تحفظ اور امن وامان سے متعلقہ بلند اخراجات کا عکاس ہے۔

محاصل کی وصولی کی رفتار جواب بھی گذشتہ برس کے مقابلے میں خاصی زیادہ ہے، مگر گذشتہ دو سہ ماہیوں کے مقابلے میں مالی سال 18ء کی تیسری سہ ماہی میں یہ سست روی کا شکار ہوئی۔ کارپوریٹ شعبے بالخصوص بینکوں کی کم نفع آوری کے باعث بڑا دھچکا بلاواسطہ ٹیکس وصولی کے زمرے میں لگا۔ دوسری جانب معاشی سرگرمیوں کی بھرپور نمو، ملکی طلب میں مضبوط اضافے اور اجناس کی عالمی قیمتوں کے اضافے کی ملکی نرخوں میں منتقلی کی وجہ سے بالواسطہ ٹیکس وصولی میں مسلسل تیزی دیکھی گئی۔

شکل 4.3 : ایف بی آر کے ٹیکسوں کی نمو میں کردار

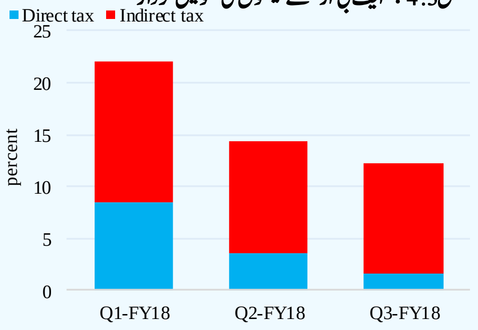

Data source: Federal Board of Revenue, SBP calculations

پن بجلی کے نفع کی منتقلی کے باعث صوبائی نان ٹیکس محاصل میں خاطر خواہ اضافہ نان ٹیکس محاصل میں نمو کی بحالی کا بھی موجب بنا۔ جولائی تا مارچ مالی سال 18ء کے دوران مارک اپ کی بلند آمدنی، منافع منقسمہ اور پی ٹی اے / ڈاک سروس کے منافع نے بھی بلند نان ٹیکس محاصل میں اپنا حصہ ڈالا۔

لیکن جولائی تا مارچ مالی سال 18ء کے دوران اخراجات کے مقابلے میں مجموعی طور پر محاصل کی وصولی کی نمو تھوڑی سی کم رہی۔ نتیجتاً بلند مالکاری کی ضروریات زیادہ تر بیرونی ذرائع اور اسٹیٹ بینک سے زائد قرض گیری سے پوری کی گئیں۔ بیرونی مالکاری کے سلسلے میں حکومت نے زیادہ انحصار کمرشل قرضوں اور بانڈز پر کیا۔ اس کے ساتھ ساتھ بازِ قدر پیمائی خسارے کے باعث بھی بیرونی قرضے میں اضافہ ہوا، جس کی وجہ اہم کرنسیوں کا ڈالر کے مقابلے میں بڑھنا اور روپے کی قدر میں کمی آنا تھی۔ جولائی تا مارچ مالی سال 18ء میں اس کی بنا پر قرضے میں بڑی حد تک اضافہ ہوا، مالی سال 18ء کی تیسری سہ ماہی میں یہ اضافہ مالی سال 14ء کے بعد سب سے زیادہ ہے۔

---

1 عوام الناس کی خدمات سے مراد صوبائی حکومت کی انتظامی سرگرمیاں ہیں جیسے انتظامی اور قانون سازاداروں کا انتظام، مالی اور مالیاتی امور اور منتقلیاں وغیرہ۔

2 اس میں عمومی اقتصادی امور، کمرشل اور لیبر امور، زراعت، غذا، آبپاشی، وغیرہ شامل ہیں۔

4.2 محاصل

جولائی تامارچ مالی سال 18ء کے دوران محاصل کی وصولی میں 16.0 فیصد کا اضافہ ہوا، اس کے مقابلے میں گذشتہ برس کے اسی عرصے کے دوران نمو 6.2 فیصد رہی تھی۔ ٹیکس (ایف بی آر اور صوبائی) اور نان ٹیکس محاصل دونوں میں اضافے کی بنا پر محاصل کی نمو وسیع البنیاد رہی۔ اگرچہ گذشتہ برس کے مقابلے میں محاصل کی وصولی کی نمو اب بھی متاثر کن ہے لیکن مالی سال 18ء کی تیسری سہ ماہی میں اسکی رفتار میں خاصی کمی واقع ہوئی۔ اس کی بنیادی وجہ ایف بی آر کی جانب سے ٹیکس وصولی میں سست روی ہے، جبکہ نان ٹیکس آمدنی اور صوبوں کی اپنی ٹیکس وصولی مستحکم رہی۔

ایف بی آر کی ٹیکس وصولی

جولائی تامارچ مالی سال 18ء کے دوران ایف بی آر کی ٹیکس وصولی میں 15.8 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ برس یہ نمو 8.6 فیصد رہی تھی۔ اگرچہ گذشتہ برس کی بہ نسبت ٹیکس وصولی کی نمو میں خاطر خواہ اضافہ ہوا لیکن مالی سال 18ء کی دوسری اور تیسری سہ ماہی کے دوران اس کی رفتار مسلسل کم ہوتی رہی۔ اس میں بڑا حصہ بلاواسطہ ٹیکس وصولی کی سست نمو کا ہے جبکہ بالواسطہ ٹیکس وصولی کی نمو بھی قدرے کمزور رہی (**شکل 4.3**)۔ بالواسطہ ٹیکس وصولی میں ٹیکس واپسی کی بلند ادائیگیوں کی بھی عکاسی ہوتی ہے، بالخصوص برآمدات سے متعلقہ صنعتوں میں، جن میں جولائی تامارچ مالی سال 18ء میں یہ شرح 31.0 فیصد (98.1 ارب روپے) تک بڑھ گئی (**جدول 4.2**)۔

جدول 4.2: ایف بی آر کی ٹیکس وصولی (جولائی تامارچ)

ارب روپے

	بجٹ مالی سال 18ء	وصولیاں		فیصد نمو	
		مالی سال 17ء	مالی سال 18ء	مالی سال 17ء	مالی سال 18ء
بلاواسطہ ٹیکس	1594.9	900.5	996.7	11.2	10.7
بالواسطہ ٹیکس	2418.1	1,368.2	1,629.9	7.0	19.1
کسٹم ڈیوٹی	581.4	343.4	428.4	24.4	24.8
سیلز ٹیکس	1605.2	897.7	1,057.8	1.3	17.8
فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی	231.5	127.2	143.6	8.6	12.9
کُل ٹیکسز	**4013.0**	**2,268.7**	**2,626.6**	**8.6**	**15.8**

اعداد و شمار کا ماخذ: فیڈرل بورڈ آف ریونیو اور اسٹیٹ بینک کے تخمینے

بلاواسطہ ٹیکس

پہلی سہ ماہی کے 22.8 فیصد کے مقابلے میں مالی سال 18ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران بلاواسطہ ٹیکس وصولی کی نمو کم ہو کر 4.0 فیصد رہ گئی۔ نتیجتاً گذشتہ برس کے اسی عرصے کے مقابلے میں جولائی تامارچ مالی سال 18ء میں مجموعی نمو 11.2 فیصد سے کم ہو کر 10.7 فیصد رہ

گئی۔ اس کا بنیادی سبب جولائی تا مارچ مالی سال 18ء میں رضاکارانہ ادائیگیوں میں 3.1 فیصد کمی آنا ہے، جبکہ گذشتہ برس کے اسی عرصے کے دوران اس میں 7.7 فیصد اضافہ ہوا تھا، کُل بلاواسطہ ٹیکسوں میں رضاکارانہ ادائیگیوں کا حصہ 22.8 فیصد ہے[3]۔ مالی سال 18ء میں ہونے والی اس کمی کو کارپوریٹ ٹیکس اور بینکوں کی کم نفع آوری سے منسوب کیا جاسکتا ہے[4]۔

جولائی تا مارچ مالی سال 18ء میں بلاواسطہ ٹیکس وصولی کی مجموعی رفتار پر رضاکارانہ ادائیگیاں کم ہونے کا جو اثر پڑا اس کا جزوی طور پر ازالہ بلند ودہولڈنگ ٹیکسوں اور عندالطلب وصولی سے ہوا۔ ودہولڈنگ ٹیکسوں میں نمو کی رفتار بڑھتے ہوئے تجارتی حجم، معاہدوں، تنخواہوں اور منافع منقسمہ کے عوض ہونے والی بلند وصولیوں کی خصوصی طور پر عکاسی کرتی ہے (**جدول 4.3**)۔ تفاوتی ٹیکسیشن کی حکومتی پالیسی سے بھی ودہولڈنگ ٹیکسوں کی وصولی کے سلسلے میں بڑی حد تک فائدہ پہنچا، بالخصوص منافع منقسمہ، موٹر سائیکلوں کی رجسٹریشن اور غیر منقولہ جائیداد کی خرید وفروخت وغیرہ میں[5]۔

جدول 4.3: بلاواسطہ ٹیکسوں کی تقسیم، جولائی تا مارچ مالی سال 18ء

ارب روپے

	اصل		نمو	
	مالی سال 17ء	مالی سال 18ء	مالی سال 17ء	مالی سال 18ء
I۔ عندالطلب وصولی	**51.9**	**68.4**	**9.9**	**32.0**
II۔ رضاکارانہ ادائیگیاں	**247.7**	**240.0**	**7.7**	**-3.1**
III۔ ودہولڈنگ ٹیکس	**645.7**	**749.7**	**12.3**	**16.1**
درآمدات اور برآمدات	159.0	180.0	7.4	13.2
معاہدے	165.2	194.6	14.7	17.8
تنخواہ	75.2	95.2	19.3	26.6
سود اور تمسکات	31.0	32.3	-15.8	6.7
نقد رقوم نکالنا	21.8	25.1	4.1	15.4
منافع منقسمہ	31.0	39.3	24.4	27.0
بجلی کے بلز	17.9	24.0	-3.2	33.9
ٹیلی فون	36.8	38.0	8.9	3.3
دیگر	107.9	119.0	26.8	11.6

اعداد و شمار کا ماخذ: فیڈرل بیورو آف ریونیو

تفاوتی ٹیکسیشن کا مقصد نان فائلرز کی لاگت میں اضافہ کرنا اور انہیں ٹیکس گوشوارے جمع کرانے اور باضابطہ نظام کا حصہ بننے کی ترغیب دلانا تھا۔ اس اقدام سے کسی حد تک ٹیکس فائلرز کی تعداد بڑھانے میں مدد ملی۔ اس کے ساتھ ایف بی آر کی جانب سے ٹیکس بنیاد میں اضافہ

[3] رضاکارانہ ادائیگیوں میں کمی کا ارتکاز بنیادی طور پر مالی سال 18ء کی دوسری اور تیسری سہ ماہی میں ہے۔

[4] جولائی تا مارچ مالی سال 18ء میں بینکاری شعبے کا منافع 20 فیصد کم ہو کر 180.9 ارب روپے رہ گیا، جبکہ گذشتہ برس کے اسی عرصے کے دوران یہ منافع 226.9 ارب روپے تھا۔

[5] تاہم مالی وساطت پر اس کے منفی اثرات مرتب ہونے کا سلسلہ جاری رہا، جس کی عکاسی کرنسی تا امانت تناسب میں اضافے سے ہوتی ہے، کیونکہ 2015ء میں اس کا دائرہ کار بڑھا کر اس میں مالی لین دین کو شامل کر دیا گیا تھا۔

کیے جانے سے نان فائلرز کو ٹیکس کے دائرے میں لانے میں مدد ملی ہے[6]۔ تاہم ان کوششوں کے باوجود آبادی کی بہ نسبت ٹیکس فائلرز کی تعداد کم رہی۔

بالواسطہ ٹیکس

جولائی تا مارچ مالی سال 18ء میں بالواسطہ ٹیکس وصولی میں 19.1 فیصد کا اضافہ ہوا، جبکہ گذشتہ برس 7.0 فیصد کی کم نمو رہی تھی۔ تیزی سے ہونے والے اس اضافے کو تمام زمروں–سیلز ٹیکس، کسٹمز اور فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی–نے تقویت بخشی، جس کی وجہ مضبوط ملکی طلب اور فروخت کا بڑھتا ہوا حجم، درآمدات میں اضافہ اور بڑے پیمانے کی اشیاسازی کی بہتر سرگرمیاں تھی۔ تاہم اس میں بڑا حصہ سیلز ٹیکس وصولی میں بہتری سے آیا (**شکل 4.4**)۔

جولائی تا مارچ مالی سال 18ء میں سیلز ٹیکس وصولی کی شرح تیزی سے بحال ہوئی جس میں 17.8 فیصد کی نمو ہوئی، جبکہ گذشتہ برس کے اسی عرصے کے دوران اس میں 1.3 فیصد کا معمولی اضافہ ہوا تھا۔ اس سے ملکی طلب بڑھنے کی عکاسی ہوتی ہے، جسے حقیقی معاشی سرگرمیوں میں مستقل وسعت نے تقویت دی، نتیجتاً، ملکی فروخت اور درآمدات میں بھی اضافہ ہوا۔ اسے پیٹرولیم مصنوعات کی بڑھتی ہوئی قیمتوں سے بھی منسوب کیا جاسکتا ہے کیونکہ حکومت نے تیل کی عالمی قیمتوں میں ہونے والا اضافہ فی الفور ملکی صارفین کو منتقل کردیا تھا۔ مزید برآں بڑھتی ہوئی فروخت کے وقت پیٹرولیم مصنوعات پر سیلز ٹیکس کی شرح میں کمی نے بھی زائد ٹیکس وصولی میں اپنا کردار ادا کیا، بالخصوص مالی سال 18ء کی تیسری سہ ماہی میں[7]۔

شکل 4.4: ایف بی آر کے ٹیکسوں کی نمو میں کردار

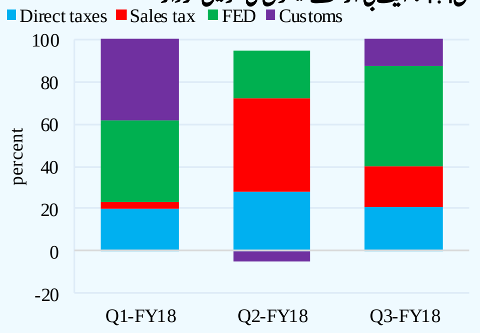

Data source: Federal Board of Revenue, SBP calculations

درآمدات میں بھرپور اضافے اور ریگولیٹری ڈیوٹی بڑھنے سے کسٹم ڈیوٹی کی وصولی کی نمو بڑھنے میں مدد ملی، جو گذشتہ برس کی 24.4 فیصد نمو سے بڑھ کر جولائی تا مارچ مالی سال 18ء میں 24.8 فیصد ہوگئی۔ روپے کی قدر میں کمی نے بھی کسٹم ڈیوٹی کی

[6] ایف بی آر کے مطابق ٹیکس فائلرز کی تعداد 1.3 ملین سے تجاوز کرچکی ہے، بالخصوص مالی سال 14ء اور 15ء میں ٹیکس بنیاد کو بڑھانے کی غرض سے جس مہم کے تحت ممکنہ ٹیکس دہندگان کو 5 لاکھ نوٹس جاری کیے گئے تھے، اس کے نتیجے میں 2 لاکھ نئے ٹیکس فائلرز اضافہ ہوا۔

[7] ایف بی آر نے ایس آر اوز 1331(I)/2017 مورخہ 31 دسمبر 2017ء؛ ایس آر او 98(I)/2018 مورخہ 31 جنوری 2018ء اور ایس آر او 265(I) 2018 مورخہ 28 فروری 2018ء کے تحت مٹی کے تیل اور لائٹ ڈیزل آئل پر سیلز ٹیکس بڑھا کر 17 فیصد تک کردیا جبکہ پہلے یہ شرح صفر فیصد تھی۔

زائد وصولی میں اپنا کردار ادا کیا، کیونکہ اس طرح درآمدات کی قیمتیں بڑھ گئی تھی۔ مارچ تا جولائی مالی سال 18ء کے دوران مجموعی طور پر گاڑیوں، پیٹرولیم مصنوعات اور لوہے اور فولاد کی بلند درآمدات نے بھی کسٹم ڈیوٹی کی وصولی بڑھانے میں اپنا کردار ادا کیا(**شکل 4.5**)۔ یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ ریگولیٹری ڈیوٹی بڑھانے کا بنیادی مقصد ادائیگیوں میں توازن پر دباؤ کا سدباب کرنا تھا جبکہ محاصل کی وصولی اس کا ضمنی ہدف تھا۔

اسی طرح جولائی تا مارچ مالی سال 18ء کے دوران فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی کی مد میں ہونے والی وصولیوں میں 12.9 فیصد نمو ہوئی جبکہ گذشتہ برس کے اسی عرصے کے دوران یہ شرح 8.6 فیصد رہی تھی۔ یہ اضافہ سیمنٹ اور سگریٹ کی پیداوار میں اضافے سے منسوب کیا جاسکتا ہے۔ سیمنٹ کی مد میں بلند وصولی سیمنٹ کی طلب میں اضافے اور ڈیوٹی کے ڈھانچے پر نظر ثانی کے ساتھ اضافے کی عکاس ہے۔ اسی طرح سگریٹ کے زمرے میں ڈیوٹی کا تین سطحی ڈھانچہ متعارف کیے جانے سے فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی کی وصولی جزوی طور پر بحال کرنے میں مدد ملی۔

نان ٹیکس محاصل

جولائی تا مارچ مالی سال 18ء میں نان ٹیکس محاصل میں 27.2 فیصد کی نمو ہوئی، اس کی بہ نسبت گذشتہ برس اس میں 6.2 فیصد کی واقع ہوئی تھی۔ اسٹیٹ بینک کے منافع کے پیشِ نظر جو تقریباً گذشتہ برس کے برابر ہی رہا، اتحادی سپورٹ فنڈ کی عدم موجودگی میں یہ نمو متاثر کن لگتی ہے۔ درحقیقت، نان ٹیکس محاصل میں اضافے کی بڑی وجہ صوبائی نان ٹیکس محاصل میں یک وقتی اضافہ تھا، اس کی وجہ صوبوں (بنیادی طور پر پنجاب اور خیبر پختونخوا) کو پن بجلی کے منافع کی منتقلی تھی۔ مزید بر آں، جولائی تا مارچ مالی سال 18ء مارک اپ، منافع منقسمہ، پی ٹی اے / ڈاک خانوں سے ہونے والی وصولیاں بھی زیادہ رہیں (**جدول 4.4**)۔

جدول 4.4: غیر ٹیکس محاصل (جولائی تا مارچ)

ارب روپے

		اصل	
	بجٹ مالی سال 18ء	**FY17**	**مالی سال 18ء**
مارک اپ (سرکاری شعبے کے سرکاری ادارے ودیگر)	96.0	12.1	21.7
منافع منقسمہ	93.3	22.1	33.6
اسٹیٹ بینک کا منافع	260.0	144.8	143.2
دفاع (بشمول اتحادی سپورٹ فنڈ)	141.8	64.4	9.3
ڈاک خانے / پی ٹی اے (تھری جی) سے ہونے والا منافع	11.3	0.7	8.8
تیل وگیس پر رائلٹی	58.5	40.3	42.4
پاسپورٹ ودیگر فیسیں	28.0	13.6	11.9
برقرار ڈسکاؤنٹ	10.0	5.9	6.5
غیر متوقع لیوی	8.0	1.0	2.3
دیگر *	547.8	146.3	294.1
کُل نان ٹیکس محاصل	**1,254.7**	**451.2**	**573.8**

* بشمول صوبائی غیر ٹیکس محاصل

اعداد وشمار کا ماخذ: وزارت خزانہ

4.3 اخراجات

مجموعی مالیاتی اخراجات میں 17.2 فیصد کی تیز نمو ہوئی، جو کہ گذشتہ سال کے اسی عرصے کے دوران ہونے والی نمو کے مقابلے میں تقریباً تگنی ہے۔ یہ اخراجات وسیع البنیاد ہیں کیونکہ صوبائی اور وفاقی دونوں حکومتوں میں جاری اور ترقیاتی اخراجات میں خاصا اضافہ ہوا(**جدول 4.5**)۔

شکل 4.5: جولائی تا مارچ کسٹم ڈیوٹی میں اضافے کے محرکات

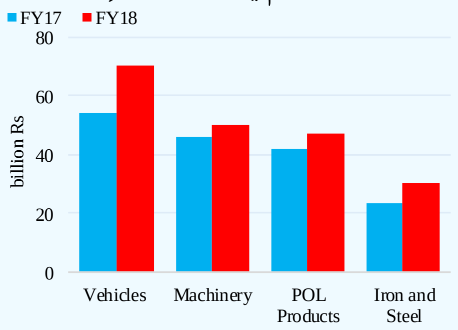

Data source: Federal Board of Revenue

سہ ماہی وار اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ اخراجات میں نمو بنیادی طور پر مالی سال 18ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران اخراجات میں 23.4 فیصد کے اضافے کی مرہون منت ہے(**شکل 4.6**)۔

انفرادی اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ جاری اخراجات بڑھنے میں صوبوں کا سب سے زیادہ حصہ ہے۔ گذشتہ برس کے 5.8 فیصد کے مقابلے میں مجموعی جاری اخراجات میں 13.0 فیصد کا اضافہ ہوا۔ وفاقی حکومت کے جاری اخراجات، جو مطلق اعتبار سے زائد رہے، 8.8 فیصد بڑھ گئے، جس کی بنیادی وجہ بلند سودی ادائیگیاں اور سیکورٹی سے متعلق اخراجات تھے۔ آگے چل کر بلند سودی ادائیگیاں وسط مدت میں بلند نمو برقرار رکھنے کے لیے ترقیاتی اخراجات کی گنجائش کو کم کر سکتی ہیں۔

شکل 4.6 : اخراجات اور مالیاتی خسارے کے رجحانات

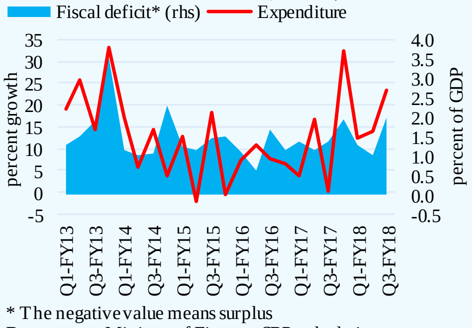

* The negative value means surplus
Data source: Ministry of Finance, SBP calculations

اگرچہ وفاقی حکومت کے اخراجات کی نمو بھی بلند یعنی 24 فیصد سے زائد رہی، تاہم جاری اخراجات کی طرح ترقیاتی اخراجات کی نمو میں اضافے میں بھی بڑا حصہ صوبوں کا ہی رہا۔ بلند ترقیاتی اخراجات بنیادی طور پر اس امر کے عکاس ہیں کہ حکومت موجودہ اسمبلیوں کی مدت ختم ہونے سے قبل ہی جاری ترقیاتی منصوبوں کی تکمیل کی خواہاں ہے۔ سرکاری شعبے کے ترقیاتی منصوبوں(پی ایس ڈی پی) کی مد میں رقوم کے اجرا کی تفصیلات سے معلوم ہوتا ہے کہ خصوصی ترقیاتی پروگراموں اور بجلی و توانائی کے منصوبوں کے بعد اس کا بڑا حصہ انفراسٹرکچر کی تعمیر کے لیے مختص کیا گیا۔

مزید برآں، دیگر ترقیاتی اخراجات، جن کا مصرف بالخصوص غربت کا خاتمہ تھا، ان میں بھی گذشتہ برس کی 24.7 فیصد کمی کے مقابلے میں 8.3 فیصد اضافہ ہوا[8]۔

4.4 صوبائی مالیاتی کارروائیاں

جولائی تا مارچ مالی سال 18ء میں گذشتہ برس کے 227.6 ارب روپے کے مقابلے میں صوبوں کی مجموعی فاضل رقوم کا حجم 191.1 ارب روپے رہ گیا۔ ماسوائے بلوچستان کے تمام صوبوں کی فاضل رقوم میں کمی واقع ہوئی (**جدول 4.6**)۔ سہ ماہی وار اعدادوشمار سے معلوم ہوتا ہے کہ مالی سال 18ء کی تیسری سہ ماہی میں فاضل رقوم میں کمی کا سبب صوبوں کے اخراجات میں اضافہ (38.3 فیصد) اور محاصل کی نمو میں قدرے سُست رفتار تھی (**شکل 4.8 اور 4.9**)۔

جیسا کہ جدول 4.3 میں بحث کی گئی ہے، جولائی تا مارچ مالی سال کے دوران جاری اور ترقیاتی اخراجات بڑھنے سے صوبائی اخراجات میں 25.8 فیصد کا اضافہ ہوا۔ جبکہ گذشتہ برس اس میں 12.6 فیصد اضافہ ہوا تھا (**جدول 4.5 اور 4.6**)۔

جدول 4.5: مالی اخراجات کا تجزیہ

ارب روپے

	جولائی تا مارچ		مطلق تبدیلی	نمو	
	مالی سال 17ء	مالی سال 18ء		مالی سال 17ء	مالی سال 18ء
جاری اخراجات	**3,605.1**	**4,075.4**	**470.3**	**5.8**	**13.0**
وفاقی	2,439.3	2,653.3	214.0	**3.0**	**8.8**
جس میں سے					
سودی ادائیگیاں	1,094.5	1,172.8	78.4	1.4	7.2
(i) ملکی قرضے کی واپسی	1,009.9	1,071.4	61.5	0.7	6.1
(ii) غیر ملکی قرضے کی واپسی	84.6	101.4	16.8	10.5	19.9
دفاع	535.7	623.8	88.2	10.9	16.5
امنِ عامّہ اور تحفظ	81.9	94.0	12.1	8.6	14.8
دیگر	727.3	762.7	35.4	-0.5	4.9
صوبائی	1,165.8	1,422.1	256.3	12.3	22.0
ترقیاتی اخراجات	**803.9**	**1,042.5**	**238.6**	**14.9**	**29.7**
سرکاری شعبے کے ترقیاتی منصوبے	764.6	980.5	215.9	22.7	28.2
وفاقی	324.0	402.8	78.8	28.9	24.3
صوبائی	422.7	577.8	155.1	13.6	36.7
دیگر (بشمول بینظیر انکم سپورٹ پروگرام)	57.2	61.9	4.7	-24.7	8.3
خالص قرض گاری	**-34.2**	**9.2**	43.4	-417.0	126.8
کُل اخراجات	**4374.7**	**5127.1**	**752.4**	**6.3**	**17.2**

علاوہ از شماریاتی تفاوت

اعدادوشمار کا ماخذ: وزارت خزانہ

8 اس کی وجہ جولائی تا دسمبر مالی سال 18ء کے دوران غربت کے خاتمے کی حکمت عملی کی دستاویز (پی آر ایس پی) کے تحت وفاقی اور صوبائی سطح پر اختصاص کی بلند سطحیں تھی، جن کا زیادہ ارتکاز تعلیم اور انفرااسٹرکچر کے منصوبوں پر رہے۔

صوبائی اخراجات کی ہیئت ترکیبی سے واضح ہوتا ہے کہ امنِ عامہ، مکاناتی شعبہ، تعلیم اور سماجی تحفظ کے منصوبوں کے بعد سب سے زیادہ جاری اور ترقیاتی اخراجات عوام الناس کی خدمت اور اقتصادی امور کے لیے مختص کیے گئے۔

دوسری جانب، مالی سال 18ء کی تیسری سہ ماہی میں وفاقی حکومت کی جانب سے رقوم کی منتقلیوں میں برائے نام نمو صوبائی محاصل میں کمی کی بنیادی وجہ بنی؛ یہ منتقلیاں مالی سال 18ء کی دوسری سہ ماہی میں خاصی بلند تھیں، جس کی وجہ وفاقی محاصل کی بلند وصولی تھی۔ اس کے برخلاف صوبوں کے اپنے محاصل میں نمو کا سلسلہ برقرار اور مالی سال 18ء کی تیسری سہ ماہی میں یہ بڑھ کر 233.3 ارب روپے تک جاپہنچے۔ لیکن پچھلے سال کے 13.7 فیصد کے مقابلے میں جولائی تامارچ مالی سال 18ء کے دوران مجموعی طور پر محاصل کی وصولی کی نمو بڑھ کر 25.8 فیصد ہوگئی۔ جولائی تامارچ مالی سال 18ء کے دوران صوبوں کی جانب سے خود اپنے محاصل کی وصولی، وفاق کے قرضوں اور رقوم کی منتقلیوں نے ان کی بلند نمو میں بنیادی کردار ادا کیا (**جدول 4.6**)۔

اگرچہ جولائی تامارچ مالی سال 18ء میں صوبائی محاصل کی نمو مستحکم رہی، تاہم اس کا بنیادی عامل نان ٹیکس محاصل میں بلند نمو بنی (**جدول 4.6**)۔ ٹیکس محاصل کی نمو میں تھوڑی سی کمی کی بنیادی وجہ جی ایس ٹی ایس، موٹر وہیکل ٹیکس اور دیگر متفرق ٹیکسوں کی سُست رفتار نمو

شکل 4.7 : جولائی تامارچ، ترقیاتی اخراجات (کُل پی ایس ڈی پی اخراجات کا فیصد)

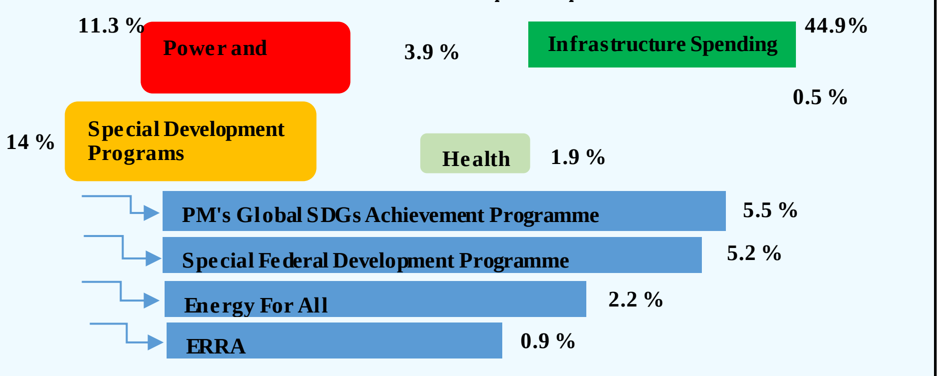

Data source: PSDP Releases as on 30-03-

بنی۔ تاہم اسٹیمپ ڈیوٹی سے ہونے والی وصولیوں میں 44.9 ارب روپے کا بھرپور اضافہ ہوا، جبکہ زیرِ جائزہ عرصے کے دوران ملکی پیداوار کے رجحانات کی پیروی میں ایکسائز ڈیوٹیز کی وصولیوں میں نمو بڑھ گئی۔

شکل 4.9 : مالی سال 18ء کے دوران صوبائی مالیاتی صورتِ حال

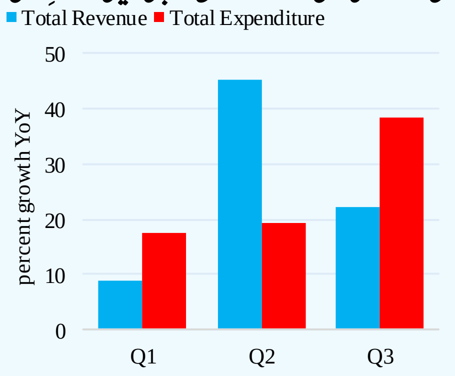

Data source: Ministry of Finance, SBP calculations

شکل 4.8: مالی سال 18ء کے دوران صوبہ وار فاضل رقوم*

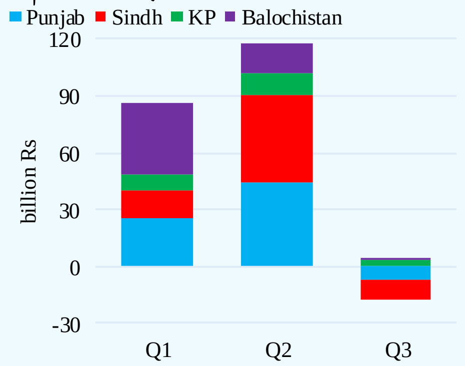

* Surplus refers to the negative of financing
Data source: Ministry of Finance

شکل 4.10 : جولائی تا مارچ مالی سال 18ء کے دوران صوبائی اخراجات

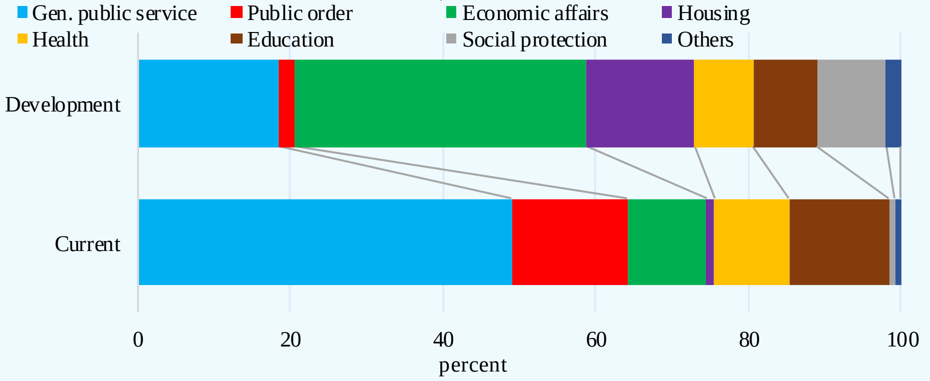

Data source: Ministry of Finance

پن بجلی منصوبوں کے منافع کی منتقلی (بنیادی طور پر پنجاب اور کے پی کے کو) اور سرکاری شعبے کے ترقیاتی منصوبوں کی گرانٹس کے باعث صوبائی نان ٹیکس محاصل میں 134.9 ارب روپے کا اضافہ ہوا۔ جولائی تا مارچ مالی سال 18ء میں نان ٹیکس محاصل کی بھرپور نمو میں بڑا کردار صوبائی محاصل کی 63.6 فیصد نمو نے ادا کیا (جدول 4.6)۔

4.5 سرکاری قرضہ

جولائی تا مارچ مالی سال 18ء کے دوران وسیع مالیاتی خسارے اور جاری کھاتوں کے خسارے میں اضافے سے سرکاری قرضے میں خاصا اضافہ ہوا، جو گذشتہ برس کے اسی عرصے کے دوران بڑھنے والے خسارے کے دگنے سے بھی زیادہ ہے۔ اس قرضے کا زیادہ تر ارتکاز مالی

سال 18ء کی تیسری سہ ماہی میں ہوا، اس دوران اس میں 1.3 ٹریلین روپے کا اضافہ ہوا، جو مالی سال 14ء کے بعد کسی بھی سہ ماہی میں ہونے والا سب سے زیادہ اضافہ تھا[9]۔ مزید برآں جولائی تا مارچ مالی سال 18ء میں قرضوں کے مجموعی اضافے میں بیرونی قرضے نے سب سے زیادہ حصہ ڈالا۔ یہ صورتِ حال گذشتہ برس کے برعکس ہے، جس میں اسی عرصے کے دوران ہونے والے اضافے کا 90 فیصد حصہ ملکی قرضوں کا مرہونِ منت تھا(**جدول 4.7**)۔

بیرونی مالکاری کی زائد ضروریات کے ساتھ، بازقدرپیمائی کا نقصان جو ڈالر کے مقابلے میں اہم کرنسیوں کی شرح مبادلہ میں اضافے سے ہوا، اس کی وجہ سے بھی ڈالر میں لیے جانے والے بیرونی قرضوں میں اضافہ ہوا(**شکل 4.11**)۔ اس کے ساتھ ساتھ پاکستانی روپے کی قدر میں کمی کے باعث بیرونی قرضے روپے کے اعتبار سے مزید بڑھ گئے۔ کرنسیوں میں ہونے والی تبدیلی کے مشترکہ اثرات (ڈالر کے مقابلے میں روپے اور دیگر کرنسیوں دونوں) کے سبب قرضے اور جی ڈی پی کے مجموعی خسارے میں تقریباً 2.1 فیصد اضافہ ہوا۔

جدول 4.6: جولائی تا مارچ کے دوران صوبائی مالیاتی سرگرمیاں

ارب روپے

	پنجاب	سندھ	خیبرپختونخوا	بلوچستان	کُل	نمو
مالی سال 18ء						
الف۔ کُل محاصل	1036.0	603.1	361.4	184.1	2184.6	25.8
وفاقی محاصل میں صوبائی حصہ	801.7	418.1	269.3	159.9	1648.9	16.0
صوبائی محاصل (I+II)	221.2	156.2	81.2	15.6	474.2	63.6
I۔ ٹیکس	141.2	119.3	13.0	6.5	280.0	21.4
II۔ غیر ٹیکس محاصل	80.0	36.9	68.2	9.1	194.2	227.5
وفاقی قرضے اور منتقلیاں	13.1	28.9	10.9	8.6	61.5	154.1
ب۔ کُل اخراجات	1018.8	529.1	321.4	141.2	2010.4	25.8
جاری**	659.5	413.9	237.7	121.6	1432.7	21.8
ترقیاتی	359.3	115.2	83.7	19.6	577.8	36.7
فرق (الف-ب)	17.3	74.1	40.0	42.9	174.2	26.6
مالکاری* (مجموعی توازن)	**-62.8**	**-50.0**	**-24.5**	**-53.8**	**-191.1**	**-16.1**
مالی سال 17ء						
الف۔ کُل محاصل	808.4	500.3	263.1	164.3	1736.1	13.7
وفاقی محاصل میں صوبائی حصہ	665.6	382.2	224.3	150.0	1422.1	13.5
صوبائی محاصل (I+II)	132.8	107.4	41.3	8.3	289.8	25.2
I۔ ٹیکس	112.3	101.7	12.1	4.5	230.5	23.5
II۔ غیر ٹیکس محاصل	20.6	5.7	29.2	3.9	59.3	32.6
وفاقی قرضے اور منتقلیاں	10.0	10.7	-2.4	5.9	24.2	-42.4
ب۔ کُل اخراجات	723.0	455.5	290.2	129.8	1598.5	12.6
جاری**	484.0	363.4	216.4	112.1	1175.9	12.3
ترقیاتی	239.1	92.1	73.8	17.7	422.7	13.6
فرق (الف-ب)	85.4	44.8	-27.1	34.5	137.6	28.2
مالکاری* (مجموعی توازن)	**-82.7**	**-41.9**	**-67.0**	**-36.0**	**-227.6**	**2.9**

* مالکاری میں منفی اشارے کا مطلب اضافی رقوم ہوتا ہے۔ ** ہوسکتا ہے کہ جاری اخراجات جدول میں درج اعدادوشمار سے میل نہ کھائیں۔

یہاں درج شدہ ہندسے 4.5 میں وفاقی حکومت کو مارک اپ کی واپسی شامل ہے۔

اعدادوشمار کا ماخذ: وزارتِ خزانہ اور اسٹیٹ بینک کے تخمینے

[9] قبل ازیں، مالی سال 14ء کی پہلی سہ ماہی میں مجموعی سرکاری قرضے میں بلند ترین اضافہ تقریباً ایک ٹریلین روپے سے کچھ کم ریکارڈ کیا گیا تھا۔

جدول 4.7: پاکستان کا سرکاری خاکۂ قرض

ارب روپے

	ذخیرہ		بہاؤ				
			جولائی تا مارچ		مالی سال 18ء		
	جون 17ء	مارچ 18ء	مالی سال 17ء	مالی سال 18ء	پہلی سہ ماہی	دوسری سہ ماہی	تیسری سہ ماہی
مجموعی سرکاری قرضہ	**21,408.7**	**24,076.3**	**1,197.2**	**2,667.6**	**651.2**	**761.0**	**1,255.5**
ملکی قرضہ	14,849.2	16,074.1	1,120.1	1,224.8	526.3	61.9	636.7
بیرونی قرضہ	5,918.7	7,269.6	83.8	1,350.9	111.1	662.8	577.0
آئی ایم ایف سے قرض گیری	640.8	732.6	-6.7	91.9	13.8	36.3	41.8
بیرونی واجبات	373.8	432.0	-9.0	58.1	6.3	23.1	28.7
حکومت کا کل قرضہ*	19,635.4	22,059.7	1,070.8	2,424.3	558.8	685.1	1,180.4

* بینکاری نظام میں حکومتی امانتیں منہا کر کے مجموعی سرکاری قرضہ۔

اعداد و شمار کا ماخذ: اسٹیٹ بینک آف پاکستان

ان پیش رفتوں کے سبب جولائی تا مارچ مالی سال 18ء میں خام سرکاری قرضہ 2.7 ٹریلین روپے اضافے کے ساتھ مارچ کے اختتام پر 24.1 ٹریلین روپے تک جا پہنچا۔ مجموعی سرکاری قرضے میں حکومتی قرضے کا حجم مارچ کے اختتام تک 2.4 ٹریلین روپے کے اضافے کے ساتھ 22.0 ٹریلین روپے ہو گیا۔

جدول 4.8: ملکی سرکاری قرضے میں مطلق تبدیلی

ارب روپے

	مالی سال 17ء	مالی سال 18ء	مالی سال 18ء		
	جولائی تا مارچ		پہلی سہ ماہی	دوسری سہ	تیسری سہ
ملکی سرکاری قرضہ	**1,120.10**	**1,224.8**	**526.3**	**61.9**	**636.7**
مستقل قرضہ	-561.8	-999.3	-510.5	15.2	-503.9
جس میں سے					
پی آئی بیز	-644.9	-1,067.7	-541.0	0.0	-526.8
انعامی بانڈز	83.1	68.5	30.4	15.2	22.9
جاری قرضہ	1599.9	2,174.7	1,017.8	20.4	1,136.5
جس میں سے					
ایم ٹی بیز	1077.9	-57.0	745.9	1.8	-804.7
ایم آر ٹی بیز	734.6	2,231.7	271.9	-188.7	2,148.5
غیر فنڈ قرضہ	82	49.0	19.0	26.1	3.8
غیر ملکی کرنسی میں قرضے	0	0.4	0.0	0.2	0.2

اعداد و شمار کا ماخذ: اسٹیٹ بینک آف پاکستان

ملکی قرضہ

مارچ 2018ء کے اختتام تک ملکی قرضہ 1.2 ٹریلین روپے کے اضافے سے 16.1 ٹریلین روپے تک پہنچ گیا۔ اس عرصے کے دوران ملکی قرضے میں سارا اضافہ قلیل مدتی قرضے اور زیادہ تر سہ ماہی مدت کے ٹی بلز کی وجہ سے ہوا کیونکہ حکومت نے تکمیلِ میعاد کرنے والے طویل مدتی قرضے واپس کیے (**جدول 4.8**)۔

مالی سال 18ء کی دوسری سہ ماہی کے رجحانات کے تسلسل میں بینکوں نے طویل مدتی حکومتی

تمسکات میں سرمایہ کاری کرنے میں ہچکچاہٹ کا مظاہرہ کیا کیونکہ انہیں شرح سود بڑھنے کی توقع تھی۔ اس کی عکاسی مالی سال 18ء کی تیسری سہ ماہی کی، بالخصوص پی آئی بی نیلامیوں میں ہوئی جہاں پیشکشوں کا حجم ہدف کا تقریباً ایک چوتھائی اور عرصیتوں کا محض چھوٹا سا حصہ تھا(**جدول 4.9**)۔ اس کے پیشِ نظر حکومت نے تمام بولیوں کو مسترد کر دیا کیونکہ بینکوں نے زیادہ شرحوں کا مطالبہ کیا تھا۔ جیساکہ **شکل 4.12** سے ظاہر ہے، دسمبر 2017ء سے اب تک خطِ یافت واضح طور پر اوپر کی جانب گامزن ہے؛ جنوری 2018ء میں پالیسی ریٹ میں 25 بی پی ایس کے اضافے کے بعد صورتِ حال میں زیادہ تبدیلی واقع نہیں ہوئی۔

شکل 4.11 : پاکستانی روپے کی قدر میں کمی اور بیرونی قرضہ

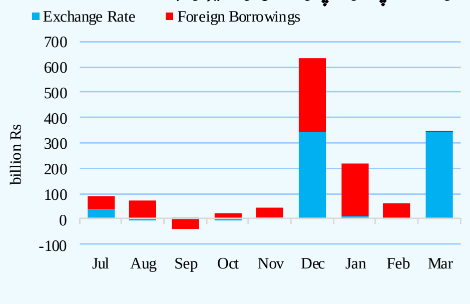

Data source: State Bank of Pakistan & Economic Affairs Division

ٹی بلز کے سلسلے میں بھی کمرشل بینکوں کا زیادہ جھکاؤ سہ ماہی مدت کے تمسکات کی جانب تھا اور وہ بھی قدرے بلند شرحوں پر۔ سہ ماہی کے دوران ان عوامل نے حکومت کے لیے ہدف کی رقم اکٹھی کرنا مشکل بنا دیا، جس میں اضافی رقوم اور عرصیتوں سے زائد رقوم بھی شامل ہیں۔ کمرشل بینکوں کی طرح غیر بینک اداروں نے بھی اپنی سرمایہ کاریاں قلیل مدتی بلز کی جانب منتقل کر دیں۔

شکل 4.12 : ثانوی منڈی کا خطِ یافت

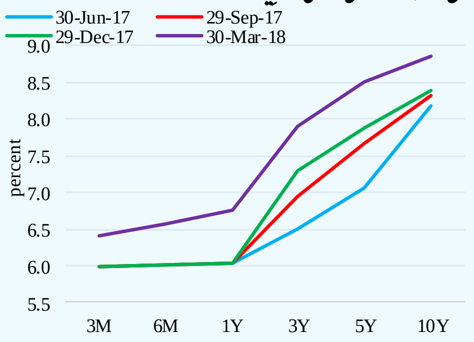

Data source: MUFAP

اس پس منظر میں حکومت نے اپنے تمسکات کی طویل مدتی عرصیتوں کی ادائیگی اور اضافی مالکاری کی ضروریات پوری کرنے کے لیے بڑی حد تک اسٹیٹ بینک سے قرض گیری پر انحصار کیا۔ اسی کی وجہ سے مالی سال 14ء کے بعد پہلی مرتبہ کسی ایک سہ ماہی میں 2.1 ٹریلین روپے کی وسیع ایم آر ٹی بیز نے جنم لیا، جس سے ایم آر ٹی بیز کا کل واجب الادا حجم 4.7 ٹریلین

شکل 4.13 : ملکی قرضے کی ہیئت ترکیبی

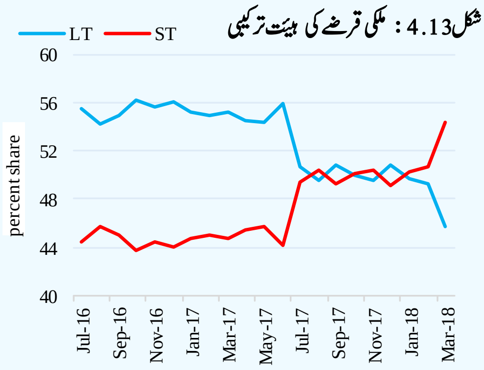

Data source: State Bank of Pakistan

روپے تک جا پہنچا۔ نتیجتاً، مارچ 2018ء میں ملکی قرضوں میں ایم آر ٹی بیز کا حصہ بڑھ کر 29.2 فیصد ہو گیا، جو دسمبر 2017ء میں 16.5 فیصد تھا۔

اس کے نتیجے میں سہ ماہی ٹی بلز اور ایم آر ٹی بیز کے ذخائر میں جو اضافہ ہوا، اس سے مجموعی ملکی قرضے میں قلیل مدتی قرضے کا حصہ خاصا بڑھ گیا(**شکل 4.13**)۔ اگرچہ یہ پیش رفتیں قرضوں کی واپسی کی لاگت کی مد میں موافق ہیں مگر اجرائے ثانی کا خطرہ بڑھ گیا ہے[10]۔

جدول4.9: حکومتی تمسکات کی نیلامی*

تناسبات

	پیشکش / عرصیت	ہدف / عرصیت	منظور کردہ / عرصیت
ٹی بلز			
پہلی سہ ماہی م س18ء	1.2	1.1	1.2
دوسری سہ ماہی م س18ء	1.3	1.0	1.0
تیسری سہ ماہی م س18ء	1.1	1.1	0.8
پی آئی بیز			
پہلی سہ ماہی م س18ء	0.2	0.5	0.1
دوسری سہ ماہی م س18ء			
تیسری سہ ماہی م س18ء	0.1	0.4	0.0

* پیشکش اور منظور کردہ رقوم کی صورت میں عرفی مالیت۔ مزید بر آں منظور کردہ رقم صرف مسابقتی بولیوں سے لی گئی۔

اعداد و شمار کا ماخذ: اسٹیٹ بینک آف پاکستان

شکل 4.14 : غیر فنڈ قرضہ کا حجم

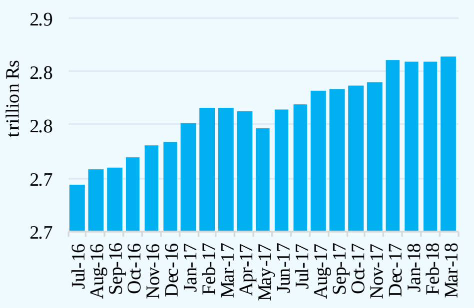

Data source: CDNS

غیر فنڈ قرضہ

مالی سال 18ء کی تیسری سہ ماہی میں غیر فنڈ قرضہ محض معتدل رفتار سے بڑھا(**شکل 4.14**)۔ یہ اضافہ بنیادی طور پر بہبود سیونگ سرٹیفکیٹ اور پنشنرز بینی فٹ اکاؤنٹ سے حاصل ہونے والی رقوم کی وجہ سے ہوا، جبکہ اس عرصے کے دوران دوسری اسکیموں کے تحت رقوم کی خالص واپسی کی گئی۔ یہ صورتِ حال قومی بچت کے مرکزی ڈائریکٹوریٹ (سی ڈی این ایس) کی بچت کنندگان کو مائل کرنے کی متعدد کوششوں کے باوجود پیش آئی جس میں عمومی طور پر کم شرح سود کی عکاسی ہوتی ہے۔ چونکہ اسٹیٹ بینک جون 2018ء سے اب تک پالیسی ریٹ میں مجموعی طور پر 75 بی پی ایس کا اضافہ کر چکا ہے، اس لیے آگے چل کر قومی بچت اسکیموں کی شرحوں میں متوازی اضافے سے بچت کرنے والوں کی دلچسپی بحال ہونے کا امکان ہے۔

10 حکومت نے پی آئی بیز میں کمرشل بینکوں کی دلچسپی بحال کرنے کی غرض سے حال ہی میں پی آئی بیز رواں شرحوں پر جاری کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔(ماخذ: اسٹیٹ بینک، ڈی ایم ڈی ڈی، سرکلر نمبر 9-2018ء)

جدول4.10:بیرونی سرکاری قرضے اور واجبات

ارب امریکی ڈالر

	ذخیرہ		بہاؤ				
	اختتامی عرصہ		جولائی تا مارچ		مالی سال18ء		
	جون17ء	مارچ18ء	مالی سال17ء	مالی سال18ء	پہلی سہ ماہی	دوسری سہ ماہی	تیسری سہ ماہی
بیرونی سرکاری قرضے اور واجبات(i+ii+iii)	66.1	73.0	0.6	6.9	0.9	3.5	2.5
بیرونی سرکاری قرضہ(i+ii)	62.5	69.3	0.7	6.7	0.9	3.5	2.4
iسرکاری قرضہ	56.4	62.9	0.8	6.5	0.8	3.4	2.3
جس میں سے؛							
پیرس کلب	12.0	12.3	-0.8	0.4	0.1	-0.2	0.4
کثیر فریقی	27.6	28.4	-0.4	0.8	0.3	0.0	0.5
دیگر دوطرفہ	5.8	7.2	0.8	1.4	0.4	0.2	0.7
یوروصکوک بانڈز	4.8	7.3	1.0	2.5	0.0	2.5	0.0
کمرشل قرضے	4.8	5.7	1.3	0.9	-0.1	0.5	0.5
قلیل مدتی	882.1	1515.5	-548.9	633.3	27.7	415.6	190.1
ii.آئی ایم ایف	6.1	6.3	-0.1	0.2	0.1	0.0	0.1
iii۔زرمبالہ میں واجبات	3.6	3.7	-0.1	0.2	0.0	0.0	0.1

اعدادوشمار کا ماخذ:اسٹیٹ بینک آف پاکستان اور اقتصادی امور ڈویژن

شکل4.15 :جولائی تا مارچ میں زمرہ وار بیرونی قرض گیری(مجموعی)

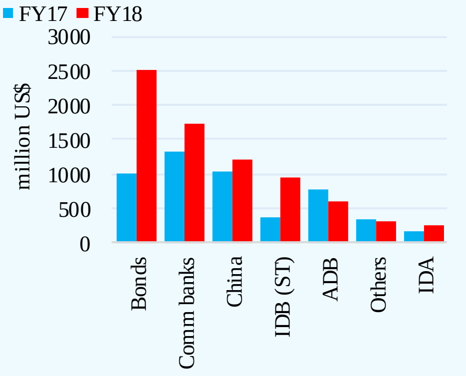

Data source: State Bank of Pakistan

شکل4.16 : خالص قرض گیری بلحاظِ مالکاری ضروریات

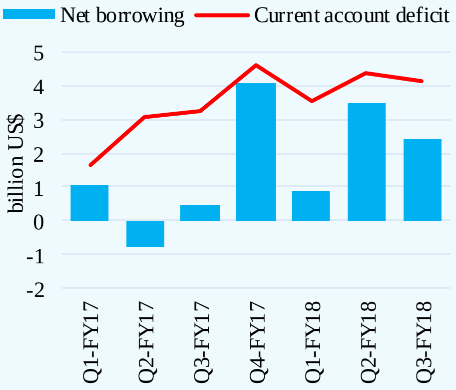

Data source: State Bank of Pakistan

بیرونی سرکاری قرضے

جولائی تا مارچ مالی سال 18ء کے دوران بیرونی قرضے 6.7 ارب ڈالر کے اضافے سے مارچ 2018ء میں 69.3 ارب ڈالر تک جا پہنچے(**جدول4.10**)۔بلند بیرونی قرض گیری کے ساتھ باز قدرپیمائی کا نقصان جو ڈالر کے مقابلے میں اہم کرنسیوں کی قدر میں اضافے کے باعث ہوا،وہ بھی ڈالر میں بیرونی قرضے بڑھنے کا سبب بنا۔

جدول 4.11: جولائی تا مارچ بیرونی سرکاری قرضے کی واپسی

ملین امریکی ڈالر

	مالی سال 17ء	مالی سال 18ء	تبدیلی
اصل رقم (طویل مدتی)			
I۔ سرکاری قرضہ	2,045.5	2,045.3	-0.2
جس میں سے			
پیرس کلب	153.8	321.8	168.0
کثیر فریقی	999.6	1,069.6	70.0
دیگر دوطرفہ	233.4	190.1	-43.3
یورو/صکوک بانڈز	0.0	0.0	0.0
سیف چین ڈپازٹس	500.0	0.0	-500.0
کمرشل قرضے	138.8	463.9	325.1
ii۔ آئی ایم ایف	0.0	43.6	43.6
iii۔ بیرونی واجبات	0.0	0.0	0.0
I ۔ کُل (i+ii+iii)	2,045.5	2,088.9	43.3
سود			
i) سرکاری قرضہ	814.1	997.6	183.5
جس میں سے			
پیرس کلب	129.6	128.2	-1.4
کثیر فریقی	233.3	273.0	39.7
دیگر دوطرفہ	166.8	190.6	23.9
یورو/صکوک بانڈز	201.9	171.9	-29.9
سیف چین ڈپازٹس	10.3	0.0	-10.3
کمرشل قرضے	43.1	177.9	134.8
ii۔ آئی ایم ایف	60.9	94.6	33.7
iii۔ بیرونی واجبات	55.7	16.3	-39.4
I ۔ کُل (i+ii+iii)	930.7	1,108.5	177.8
کُل میزان (I+II)	**2,976.2**	**3,197.4**	**221.2**

اعدادوشمار کا ماخذ: اسٹیٹ بینک آف پاکستان

جولائی تا مارچ مالی سال 18ء میں اس نقصان کی وجہ سے ملک کے بیرونی قرضے میں 1.7 ارب ڈالر کا اضافہ ہوا۔ اس میں سے 1.0 ارب ڈالر کا نقصان صرف مالی سال 18ء کی تیسری سہ ماہی میں اس وقت ہوا جب جاپانی ین اور ایس ڈی آر، جن کا بیرونی قرضے میں حصہ تقریباً 40 فیصد ہے، کی قدر میں بالترتیب 5.6 اور 2.0 فیصد اضافہ ہوا۔

جولائی تا مارچ مالی سال 18ء کے دوران مجموعی بیرونی قرضوں کی وصولی سال بسال بنیاد پر 2.6 ارب ڈالر کے اضافے سے 7.5 ارب ڈالر ہو گئی۔ ان میں نصف سے زائد رقوم حکومت کی کمرشل بینکوں سے قرض گیری پر مشتمل تھیں (1.7 ارب ڈالر بینکوں سے اور 2.5 ارب ڈالر صکوک اور یورو بانڈز سے)۔ مزید برآں، چین پاک اقتصادی راہداری کے سلسلے چین سے ملنے والی رقوم میں معتدل اضافہ ہوا، جبکہ کثیر فریقی قرضے تقریباً گذشتہ برس کی سطح پر ہی رہے (**شکل 4.15**)۔ مجموعی طور پر جولائی تا مارچ مالی سال 18ء میں قرضے میں جو اضافہ ہوا، وہ غیر منصوبہ جاتی قرضوں کی شکل میں تھا، مارچ تا جولائی مالی سال 18ء میں اس کا حصہ 70 فیصد تک جا پہنچا جو کہ گذشتہ برس کے اسی عرصے کے دوران 50 فیصد تھا۔ اتنی زیادہ قرض گیری بنیادی طور پر جاری کھاتے کے ذخیم خسارے کی مالکاری کی ضروریات کی عکاس ہے (**شکل 4.16**)۔

جولائی تا مارچ مالی سال 18ء کے دوران بیرونی قرضے کی ادائیگی صرف 221.2 ملین اضافے سے 3.2 ارب ڈالر تک جا پہنچی (**جدول 4.11**)۔ اس کی بنیادی وجہ بلند سودی ادائیگیاں تھی کیونکہ اس میں اصل رقم کی واپسی میں صرف تھوڑا سا اضافہ ہوا تھا۔ اس عرصے کے دوران کثیر فریقی اور کمرشل قرض گاروں کو واپسی میں خاصا اضافہ ہوا۔

قرض گیری کے حالیہ رجحانات کے تحت بالخصوص کمرشل اور کثیر فریقی / دوطرفہ قرض گاروں کو سودی ادائیگیوں میں بڑی حد تک اضافہ ہوا۔ بلند قرض گیری کے ہمراہ نشانیہ شرح، جو لائبور ہے اور زیادہ تر قرض گیری جس کی شرائط پر ہے، میں اضافے نے بھی اس سال بلند سودی ادائیگیوں میں اپنا کردار ادا کیا۔